مولانا محمد مدرار اللہ مدرار نقشبندی

اصل دیت اونٹوں کی طرح نقدین بھی ہے

موقر "الحق" بابت مارچ ۱۹۹۱ء میں حضرت مولانا سید تصدق بخاری صاحب کا فاضلانہ مضمون نظر سے گزرا۔ جس کا عنوان تھا ــــ "اصل دیت کیا ہے سو اونٹ یا دس ہزار درہم" مضمون میں مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی اس رائے سے اختلاف کیا گیا تھا۔ کہ قتل خطاء کی صورت میں خون بہا دس ہزار درہم ہیں۔ اور اس امر پر اصرار فرمایا گیا تھا کہ دس ہزار شرعی درہم کی قیمت سے دیت ادا نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ اصل دیت سو اونٹ ہی ہیں۔ یا فیصلہ کے وقت سو اونٹوں کی جو قیمت ہو، وہی اصل دیت ہے دوسری جو چیزیں بھی سہولتاً دیت میں دی جائیں گی وہ بحساب سو اونٹوں کی مروجہ قیمت کے مساوی دی جائیں گی مقررہ چیزوں کی صورت میں اس سے کم یا زیادہ دینے سے شرعی دیت ادا نہ ہوگی"

اسی مسئلہ کی ضرورت اور اہمیت اس امر کی متقاضی ہے کہ اس پر شرعی دلائل اور حنفی مسلک کی روشنی میں تفصیلی بحث کی جائے۔ تاکہ کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے۔ یہ امر تسلیم ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل عمدا ور شبہ عمد میں دیت مغلظہ اور قتل خطاء میں سو اونٹوں کی دیت مخففہ مقرر کی ہے۔ بدیں تفصیل کہ قتل عمدا ور شبہ عمد میں دیت مغلظہ اور قتل خطاء میں دیت مخففہ ہے۔ شبہ عمد کی تعریف خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الا ان قتیل العمد الخطاء بالسوط والعصا مائۃ من الابل مغلظۃ۔

"آگاہ ہو کہ بیشک قتل عمد خطاء میں جو کوڑے اور لاٹھی مارنے سے واقع ہو جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں اور مغلظہ ہے" (ابن ماجہ ج ۲ ص۸۷۵)

مغلظہ اور مخففہ میں جو فرق ہے وہ تعدد کا نہیں بلکہ اونٹوں کی اقسام اور ان کی عمروں کا ہے۔ "درمختار" وغیرہ کتب فقہ میں ہے کہ شبہ عمد کی دیت سو اونٹنیاں ہیں چار قسم کی (ارباعًا) ۲۵ اونٹنیاں پوری یک سالہ، ۲۵ پوری دو سالہ، ۲۵ پوری سہ سالہ اور ۲۵ پوری چار سالہ۔ اور یہی دیت مغلظہ ہے۔ اور

دیت مخففہ قتل خطا۔ میں مقرر ہے جو اخماساً یعنی پانچ قسم کی اونٹنیاں ہیں۔ بیس اونٹنیاں پوری سو سالہ، بیس اونٹنیاں پوری سہ سالہ، بیس پوری چار سالہ، بیس پوری پانچ سالہ اور بیس نر اونٹ یک سالہ۔

اس حساب سے قتل عمد اور شبہ عمد کی دیت کے مقابلے میں قتل خطا۔ کی دیت میں قتل کے لیے قدرے تخفیف پیدا کی گئی ہے۔ قتل خطا۔ وہ ہے جس میں قاتل کا کوئی ارادہ قتل نہ ہو۔ اور غلطی سے واقع ہو جائے مثلاً شکار پر تیر چلا رہا تھا کہ اچانک اس کی زد میں کوئی شخص آکر ہلاک ہو جائے۔

دیت کے انواع ثلاثہ ملحوظ رہے کہ جس طرح اونٹوں کی دیت تقدیر شرعی ہے اسی طرح نقدین یعنی سونے کے ایک ہزار دینار اور چاندی کے دس ہزار درہم کی دیت بھی تقدیر شرعی ہے۔ اور فقہاء کرام نے تینوں دیتوں میں سے ہر ایک دیت کو اصل قرار دیا ہے۔ قتل عمد اور شبہ عمد میں اونٹوں کی صورت میں دیت مغلظہ ہو گی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن نقدین یعنی سونے کے ایک ہزار دینار اور چاندی کے دس ہزار درہم میں دیت مغلظہ نہ ہو گی۔ یعنی اس میں زیادتی نہیں کی جائے گی اور کمی بھی نہیں کی جائے گی۔ حنفیہ کے نزدیک قاتل کو اختیار حاصل ہے کہ تینوں دیتوں میں سے جس دیت کو وہ اپنے لیے آسان سمجھے وہی ادا کرے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اختیار قاضی یعنی حاکم کو بھی حاصل ہے کہ وہ قاتل پر انواع ثلاثہ میں سے جو دیت مناسب سمجھے عائد کرے۔

اس مدعا کے ثبوت کے لیے درج ذیل مسائل ملاحظہ ہوں۔

"اور دیت کی مقدار سونے کے ایک ہزار دینار ہیں کیونکہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلم اور ذمیؑ کی دیت ایک ہزار دینار مقرر کی ہے اور اسی پر اجماع ہے اور چاندی میں سے دس ہزار درہم ہیں۔ اور امام شافعیؒ نے کہا کہ بارہ ہزار درہم ہیں اور اونٹوں میں سے سو ہیں۔ اور قاتل کو اختیار ہے کہ تینوں قسم کی دیتوں میں سے جو دیت چاہے ادا کرے اور دیت ثابت نہیں ہوتی مگر ان تینوں قسم کی دیتوں میں سے۔ اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے۔ (حاشیہ شرح الیاس ج ۴ ص ۱۷۶)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اور دیت اونٹوں میں سے سو ہیں اور سونے کے ایک ہزار دینار ہیں اور چاندی کے دس ہزار درہم ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ چاندی کی دیت دس ہزار درہم ہیں اور یہ ہمارے نزدیک ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بارہ ہزار درہم ہیں۔ اور دیت ثابت نہیں ہوتی مگر انہی تین انواع میں سے امام ابو حنیفہؒ

کے نزدیک اور ان کے صاحبین کے نزدیک بھی کہ انہی تین انواع میں دیت ثابت ہے۔ مگر صاحبین کے نزدیک گائیں رکھنے والوں پر دو سو گائیں اور بکریاں رکھنے والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے رکھنے والوں پر کپڑوں کے دو سو جوڑے دیت ثابت ہے۔"

(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص۲۳۶)

حضرت شیخ دہلویؒ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

" نفس سے قتل کرنے میں اونٹوں میں سو اونٹ دیت ہے یعنی اس شخص پر جو اونٹ رکھتا ہے۔ اور سونا رکھنے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی رکھنے والوں پر دس ہزار درہم دیت ہیں۔ اور اس کو ذکر نہ کیا قیاس پر اکتفا کرنے کی وجہ سے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ اتفاق اور وقفے کی بات ہے کہ اونٹ رکھنے والوں سے دیت میں اونٹ لیتے ہیں۔ اور سونا رکھنے والوں سے سونا۔ ورنہ یہ واجب نہیں کہ اونٹوں کے بغیر دیت میں درہم و دینار کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص۲۳۹)

انواع ثلاثہ اصول ہیں

جس طرح تسلیم کیا جاتا ہے کہ اصل دیت اونٹ ہیں۔ اسی طرح فقہاء کرام نے نقدین کو بھی اصل دیت قرار دیا ہے۔ اور کل انواع کو اصول کہا ہے۔ مسائل ملاحظہ ہوں۔

" بلاشک کل انواع یعنی انواع ثلاثہ اصول ہیں جیسا کہ ابو بکر رازیؒ نے کہا ہے اور یہی ہمارے اصحاب کا ظاہر مذہب ہے۔" (جامع الرموز ج ۲ ص۵۶۳)

" اور اس کا مفاد یہ ہے کہ کل انواع ثلاثہ یعنی اونٹ، ایک ہزار دینار اور دس ہزار درہم اصول ہیں۔ اور اس پر ہمارے اصحاب کا عمل ہے۔"

(در المنتقی بہامش مجمع الانہر ج ۲ ص۶۳۹)

" اور ان اموال ثلاثہ کے بغیر دیت نہیں ہے یعنی سونا، چاندی اور اونٹ۔ اور یہی امام اعظم کا مذہب ہے۔" (مجمع الانہر ج ۲ ص۶۳۸)

" اور اس میں کوئی خلاف نہیں کہ دیت کی مقدار اونٹوں میں سے سو ہو اور دنانیر میں ایک ہزار ہے اور دراہم میں دس ہزار ہیں۔ (خلاصۃ الفتاوی ج ۲ ص۴۴۶)

نقدین کی دیت میں اضافہ نہیں کیا جائیگا

" اور جوہرۃ النیرہ میں ہے کہ چاندی کی مقررہ دیت دس ہزار درہم میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اور نہ سونے

کی دیت ایک ہزار دینار میں اضافہ کیا جائے گا" (رد المختار ج ۵ صـ۲۰۶)

دیت اونٹوں کے ساتھ مختص نہیں

"اور درر البحار میں ہے کہ ائمہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ سونے کی دیت قتل خطاء اور شبہ عمد میں ایک ہزار دینار ہیں۔ پس یہ عبارت اس امر میں صریح الدلالت ہے کہ شبہ عمد کی دیت اونٹوں کے ساتھ مختص نہیں" (شامی ج ۵ صـ۴۰۶)

اونٹ دستیاب بھی ہوں تو نقدین کا دیت میں لینا جائز ہے

"حنفیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ اونٹ دستیاب بھی ہوں تب بھی ان کی بجائے درہم و دینار کا دیت میں لینا جائز ہے لیکن ان تین اقسام یعنی اونٹ، سونا اور چاندی کے علاوہ کسی اور شکل میں (دیت) ثابت نہیں ہے"

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۵ صـ۲۹۷)

فتاویٰ عالمگیری کے دو مسئلے

"اور جو دیت قتل نفس کے سبب واجب ہوتی ہے وہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین چیزوں سے ادا کی جاتی ہے اونٹ سونا اور چاندی" (عالمگیری ج ۶ صـ۲۴)

قول امام اعظم ابو حنیفہؒ

"امام اعظم نے فرمایا کہ اونٹ میں سو اونٹ اور سونے میں سے ایک ہزار دینار اور چاندی میں سے دس ہزار درہم ہیں"

(عالمگیری ج ۶ صـ۲۴)

دیت میں تغلیظ اونٹوں کے ساتھ مخصوص ہے

"اور تغلیظ ثابت نہیں ہوتی مگر خاص اونٹوں میں جس کا مطلب یہ ہے کہ اونٹوں کے سوا دراہم اور دنانیر میں دس ہزار درہم اور ایک ہزار دینار پر زیادہ نہیں کیا جائے گا"

(عنایہ بہامش فتح القدیر ج ۹ صـ۲۰۶)

نقدین کی دیت میں عدم اضافہ پر اجماع ہے

"اور حق یہ ہے کہ تغلیظ نہیں مگر اونٹوں میں پس اگر حاکم نے اونٹوں کے بغیر نقدین کی دیت کی مقررہ مقدار میں زیادہ دینے کا حکم کیا۔ تو وہ نافذ نہ ہوگا کیونکہ اس میں کوئی اثر وارد نہیں ہے اور اسی پر اجماع ہے" (دار المنتقی بہامش مجمع الانہر ج ۲ صـ۶۳۸)

حاصل کلام یہ کہ اونٹوں کی تعداد اور نقدین کی مقررہ دیت کی مقدار میں اضافہ خلاف اجماع اور

ناجائز ہے۔

انواعِ ثلاثہ میں تعین کا اختیار یہ مسئلہ واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ انواعِ ثلاثہ میں ہر نوع مستقل اور اصل دیت ہے اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ اختیار قاتل کو حاصل ہے کہ وہ جس نوع کی دیت اپنے لیے پسند کرے۔ وہی ادا کرے بعض فقہاء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ تعین مقتول کے وارثوں کی رضامندی سے ہو سکتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ تعین قاضی یعنی حاکم مجاز ہی کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر حکومت کی متعین کردہ دیت نافذ العمل ہو گی۔ اور اسلامی حکومتوں کا اسی پر عمل رہا ہے۔ بہر حال ان سب باتوں کا حاصل یہ ہے۔ کہ سو اونٹ یا ان کی قیمت اصل دیت نہیں ہے جس پر انحصار کیا جاتے۔ یہاں اس بارے میں مزید چند مسائل پیش کیے جاتے ہیں۔

قاتل کو تعین کا اختیار ہے امام فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں۔

" پھر خیار انہی تینوں انواع میں قاتل کو ہے کیونکہ یہ وہ ہے جس پر دیت واجب ہے تو اختیار بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ جس طرح قسم کے کفارے میں قسم کھانے والے کو اختیار حاصل ہے۔ اور دیت ثابت نہیں ہے مگر ان ہی تینوں انواع میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک۔"

(تبیین الحقائق مشہور بہ زیلعی ج ۶ ص ۱۲۸)

تشریح:۔ قسم توڑنے کا کفارہ تین چیزوں سے ادا کیا جاتا ہے۔ غلام آزاد کرانا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا۔ اور اگر تینوں باتوں سے عاجز ہو تو تین دن کے روزے رکھے۔

امام زیلعی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح قسم توڑنے والے کو اس کے کفارہ میں مذکورہ تین چیزوں میں سے ہر ایک کا اختیار حاصل ہے۔ اسی طرح قاتل کو بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ قتل کی تینوں دیتوں (سو اونٹ، سونے کے ایک ہزار دینار یا چاندی کے دس ہزار درہم) میں سے جو دیت چاہے ادا کرے۔ سو اونٹوں کی دیت یا ان کی قیمت پر انحصار نہیں۔

تعین پر حکام کا عمل " اور تین دیتوں میں سے ایک کا تعین مقتول کے وارثوں کی رضامندی سے یا حاکم کے حکم سے ہوتا ہے اور اسی پر حکام کا عمل جاری ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ تعین کا اختیار قاتل کو ہے اس کو علامہ شہستانی نے کہا ہے۔"

(در المنتقی بہامش مجمع الانہر ج ۲ ص ۶۳۹)

پاکستان کی حکومت نے تین قسم کی دیتوں میں سے چاندی کے دس ہزار درہم کی دیت کا تعین کر کے اسے قصاص و دیت آرڈیننس کے ذریعے نافذ کیا ہے جو فقہ حنفی اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مذہب کے

عین مطابق ہے۔

صاحب بحر الرائق کا مقام بہت بلند ہے یہاں تک کہ ان کو امام ابوحنیفہ ثانی کہا جاتا ہے وہ بھی کہتے ہیں کہ تین قسم کی دیتوں میں سے ایک دیت کے تعین کا اختیار قاتل کو ہے اور اس پر قسماً کی مثال پیش کرتے ہیں اور فرماتے ہیں سوا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک دیت ہی ثابت نہیں ہوتی مگر انہی انواع ثلاثہ میں ۔ یعنی اونٹ یا سونا یا چاندی ۔ ذیل میں ان کی عبارت ملاحظہ ہو۔

" ثم الخيار فی هذه الانواع الثلاثه الی القاتل لانه هو الذی يجب عليه فيكون الخيار اليه كما فی كفارة اليمين ولا تثبت الا من هٰذه الانواع الثلاثة عند ابی حنيفة رحمه الله " (البحر الرائق ج ۸ ص۳۶۷)

دس ہزار درہم کی دیت کے بارے میں مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہٗ بھی اس کے قائل ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

" اور دیت یعنی خون بہا شریعت میں سو اونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہوتے ہیں اور درہم آج کل کے مروجہ وزن کے اعتبار سے تقریباً ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے تو پوری دیت دو ہزار نو سو سولہ تولے ۸ ماشے چاندی ہوگی یعنی ۳۶ سیر ۳۶ تولے ۸ ماشے۔

(معارف القرآن جلد اوّل ص۴۳۷)

مذکورہ مسائل کا خلاصہ

(۱) یہ کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق اصل دیت ایک نوع یعنی اونٹ یا ان کی قیمت پر منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ دو انواع اور بھی اصل دیت ہیں یعنی سونا اور چاندی ۔ فقہاء کرام نے ان تینوں انواع میں سے ہر نوع کو اصل دیت قرار دیا ہے جس کی ادائیگی سے قاتل کا ذمہ فارغ ہو جاتا ہے ۔

(۲) یہ کہ قتل عمد اور شبہ عمد میں اونٹوں کی دیت مغلظہ ہوگی ۔

(۳) یہ کہ قتل خطاء میں اونٹوں کی دیت مخففہ ہوگی ۔ ان دونوں دیتوں کا تعلق اونٹوں کی اقسام ۔ تعدد اور عمروں سے ہے ۔

(۴) یہ کہ دیت مغلظہ اونٹوں سے مختص ہے ۔

(۵) یہ کہ اونٹوں کے علاوہ سونے چاندی میں دیت مغلظہ نہ ہوگی یعنی سونے کے ایک ہزار دینار اور چاندی کے دس ہزار درہم میں اضافہ نہ کیا جائے گا ۔

(۶) یہ کہ دیت کے ان تینوں انواع میں تعین کا اختیار قاتل کو حاصل ہے۔

(۷) یہ کہ قاضی یعنی حاکم بالفاظ دیگر حکومت کو تعین کا اختیار ہے جس کو کام میں لاتے ہوئے قصاص و دیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۹۱ء میں قتل نفس کی دیت کے لیے چاندی کے دس ہزار درہم مقرر کئے ہیں جن کی قیمت میں حالات کے مطابق کمی بیشی کی جاتی رہے گی۔

(۸) یہ کہ درہم آج کل کے مروّجہ وزن کے اعتبار سے تقریباً ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے تو پوری دیت دو ہزار نو سو سولہ تولے ۸ ماشے چاندی ہوگی۔

(بقیہ اسلام کا فلسفۂ مصیبت و ابتلاء)

(ان میں وارد ہوا ہے کہ) مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جو جہنم کے وجود کا یقین رکھتا ہے مگر اس کے باوجود ہنستا رہتا ہے، اور تعجب ہے اس شخص پر جسے موت کا یقین ہے مگر اس کے باوجود خوشیاں مناتا رہتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کل کے حساب و عذاب پر یقین رکھتا ہے مگر اس کے باوجود عمل نہیں کرتا"

آنحضورؐ کا ارشاد ہے: " اعمال میں کوشش و مجاہدہ سے کام لو، اگر کمزوری کی وجہ سے (زیادہ) کوشش نہ کر سکو تو پھر گناہوں سے باز رہو" اس لیے کہ معاصی اور گناہوں سے باز رہنا کسی عمل سے رکنے کا نام ہے جبکہ اطاعت کا انجام دینا ایک فعل ہے جو مشکل ہے۔ بکر بن عبداللہ کہتے ہیں: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو طاقتور ہونے کی صورت میں اپنی قوت و طاقت کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرتا ہے، اور کمزوری کی صورت میں اللہ کی معصیت سے اجتناب کرتا ہے۔

اسلامی انقلاب
دار التصنیف، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک